السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص اسلام کے ارکان خمسہ پر تو عمل پیرا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ بعض گناہوں کا بھی ارتکاب کرتا ہے۔ یعنی واجبات کو بھی ادا کرتا ہے اور منہیات کا بھی ارتکاب کرتا ہے، تو اس کے بارے میں اسلام کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

توبہ کا دروازہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک کھلا ہے، لہٰذا ہر کافر اور گناہ گار کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے آگے سچی توبہ کرے یعنی کفر اور گناہوں پر ندامت کا اظہار کرے، اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی تعظیم کی وجہ سے انہیں چھوڑ دے اور عزم صمیم کرے کہ آئندہ ان کا ارتکاب نہیں کرے گا۔ اس طرح توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ سابقہ تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَتوبوا إِلَى اللَّهِ جَميعًا أَيُّهَ المُؤمِنونَ لَعَلَّكُم تُفلِحونَ ٣١ ... سورة النور

''اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔''

اور فرمایا:

وَإِنّى لَغَفّارٌ لِمَن تابَ وَءامَنَ وَعَمِلَ صـٰلِحًا ثُمَّ اهتَدىٰ ٨٢ ... سورة طہ

''ہاں بیشک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں۔''

اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

(لِإِسلَامَ يَہدِمُ مَا كَانَ قَبلَہُ التوبۃ تَہدِمُ مَا كَانَ قَبلَہَ) (صحیح مسلم الایمان باب کون الاسلام یہدم ماقبلہ حدیث: 121 والشطر الثانی لم اجدہ))

''اسلام سابقہ گناہوں کو مٹا دیا ہے اور توبہ بھی سابقہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔''

توبہ کی تکمیل کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ حقوق العباد کو ادا کیا جائے یا حق داروں سے انہیں معاف کروایا جائے، جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

مَن كَانَت لَہُ مَظلَمَۃٌ لِأَحَدٍ مِن عِرضِہِ أَو شَيءٍ فَلْيَتَحَلَّلْہُ مِنہُ اليَومَ، قَبلَ أَن لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرہَمٌ، إِن كَانَ لَہُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنہُ بِقَدرِ مَظلَمَتِہِ، وَإِن لَم تَكُن لَہُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِن سَيِّئَاتِ صَاحِبِہِ فَحُمِلَ عَلَيہِ) (صحیح البخاری المظالم باب من کانت لہ مظلمہ عند الرجل فحللہا لہ ہل بین مظلمہ؟ حدیث: 2429)

''اگر کسی شخص کا ظلم کسی دوسرے کی عزت پر ہو یا کسی طریقہ (سے ظلم کیا ہو) تو آج ہی، اس دن کے آنے سے پہلے معاف کرا لے جس دن نہ دینار ہوں گے، نہ درہم، بلکہ اگر اس کا کوئی نیک عمل ہو گا تو اس کے ظلم کے، بدلے میں وہی لے لیا جائے گا اور اگر کوئی نیک عمل اس کے پاس نہیں ہو گا تو اس کے (مظلوم) ساتھی کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص185

محدث فتویٰ